

ہم ملاؤں میں شہرت دنا موردا
کے لئے زندگی کے مخفف موائی پر
اسراف و ضول غرچی کی ایسی مریت
پڑھی ہے کہ ہم ان موائع پر بھی
اس کے پھنسے سے پہنیں نکل پائے
جو خاص عادات ہیں جو اپنے اب قربانی
کے ساتھ ہیں جو اپنے اب میں سے بہت
سے لوگ پر کرنے لگے ہیں لہ زیادہ سے
زیادہ قیمت کا جائز خریدتے ہیں پھر
انباروں میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اسی
جاوہر کی نمائش ہوتی ہے اس کو بدھ پھول
پہنائے جاتے ہیں، سڑکوں پر بھرایا
جاتا ہے۔ یہ اسی طبقتی جارہی ہے
کہ بابا قاعده ہم کے طور پر لوگوں کو ترقی
کی حیثیت بتانے اور سمجھانے کی ضرورت
ہے۔

کہاں قربانی کی پیغامیت کفر بانی
کے خون کا فطرہ زمین پر گستاخ سے
قبل خدا کے ہیں مقبول ہو جاتے اور
جاوہر کی حمایت بال ہیں اسی نیکیان
طفیلی ہیں، اور کہاں پہنادی کہ ہم اس
ظیم اثاث عادات کو شہرت دنلوڑی
کے لئے کھارت کر دیں۔ ذرا سیکری تو
خیال کریں کہ یہ قربانی کس قریبی کی بات
ہے؟ بیک باب نے اپنے خانقہ کام کے
بُرسے، دُسے، اونٹ بیل کی گردان پر
چھری پھر دی قبیلی کوئی مسوی قربانی د
تھی کوئی اپنے فوج پر اجڑ جا رکھ لئے
گر کے ایک نوکے لئے پھر گرے کہ
اس کو، اس پر کوڈنے کرنا ہے دل پر کیا
گذرے گی؟ گریڈ نا ایر پیج
طبلہ صدیقہ داصلہ داصلہ نے پر آن ہرلی کھاکھا۔
جب قربانی یاد کا قاتم دنلوڑی کی خرق
کیلیکوں اس کو شہرت دنلوڑی کی خرق
میں پیکار دے رائیگان بلکل بیکار گناہ
لادم کا صدقہ بنایا جائے۔

ایک بُرمی کی تعداد اسی بھی ہے جو باوجود
استھانیت کے قربانی پہنیں کرتی، دنیا کے
سارے کام کر دیتی ہے ویگر سرم روابع
میں بخاطر خرچ کر دیتی ہے مگر قربانی
جیسا کہ زندگی ہے اس کی ادائی ہے
خلفت رحمت ہے بسا اتفاقات ایسا ہی ہوتا
ہے کہ قربانی توہنی ہے مگر جو بنشاشت
دانہ بنشاشت ہونا چلیجیے وہ بہنیوں ہوتا
ہے بادا نامہ جاتا ہے ملا نک قربانی کے
دوں میں قربانی کے مل سے بیٹھ کر کہا
ادھ علی اشد تعالیٰ کو پسند ہیں۔

ہمیا دن، ہستے ہیں جب جماعت طائف
رمضان البارک میں تسلی کے ساتھ اپنیان
و سما اور ملائی ممزول اطمینانیں
بیٹھ دیتے ہیں، نماج جو خاص دینی فریضہ اور
بیادت ہے اس کو کیلیہ دینا ویز پڑھانا
ہے اور اس کی رسماں ایسیں کروڑیوں کو
درگز کر دیتے ہیں، اپنے سب سے دوست
رمضان کی راوی امام ترکیف سے ہوتے ہیں
ہم ملاؤں نہیں پہنچ کے تو قربانی کو کہتے ہیں۔
جو خاص عادات ہیں جو اپنے اب قربانی
کے ساتھ ہیں جو اپنے اب میں سے بہت
سے لوگ پر کرنے لگے ہیں لہ زیادہ سے
زیادہ قیمت کا جائز خریدتے ہیں پھر
انباروں میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اسی
جاوہر کی نمائش ہوتی ہے اس کو بدھ پھول
پہنائے جاتے ہیں، سڑکوں پر بھرایا
جاتا ہے۔ یہ اسی طبقتی جارہی ہے
کہ بابا قاعده ہم کے طور پر لوگوں کو ترقی
کی حیثیت بتانے اور سمجھانے کی ضرورت

مولانا ابو الحسن علی ندوی مذکور کی خود نوشت سوانح حیات:-

کاروانِ زندگی

ایک معلم، مصنف، مورخ وداعی کی سرگزشت جیا

جن میں ذاتی زندگی کے مشاہدات و تجربات احساسات و تاثرات
اور ہندوستان اور عالمِ اسلام کے واقعات وحوادث

اور تحریکات و شخصیات کے مطالعہ کام احصی

اس طرح گھل مل گیا ہے کہ وہ ایک دل چسپ و سنت آموز "اپ بیتی"
اور ایک مورخانہ و حقیقت پسندانہ "جگ بیتی" بن گئی ہے۔ اور
چودھویں صدی ہجری اور بیسویں صدی عیسیوی کی تائیخ و سرگزشت کا

ایک اہم بات محفوظ ہو گیا ہے
جس سے مورخین بیش قیمت فائدہ اور دینی و علمی کام کرنے والے روشنی

اور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں

معیاری کتابت، افسٹ طباعت، مجلد: ۳۵ روپیے

نوٹ: قیمت کتب پہنچے دالوں کو ڈال خرچ کی رعایت کے کتاب حضرت پیغمبر جائی گی،

ملک کا پتہ: مکتبہ اسلام ۳ گونڈ روڈ، لکھنؤ

اسلام دوی مغرب

درستِ آنست کے شمارہ میں مولانا بابا ابو الحسن علی یار شاہ مظلہ کے
سفرنامہ کا ذکر تھا، مولانا مظلہ کا سفر اکتوبر ۱۹۴۷ء کے دو حصے برقرار
بھروسے کے تاریخی خالص دینی چیزوں اور حدیث کے متعلق
اسلامیات پر تحقیق و مطالعہ کا کوئی شبکہ بیسٹھ تھا اور اب اسے
تھا۔ اسے کے افتتاح کے تقریب میں مولانا مظلہ کا سفر ہوا تھا۔
ہمارے قارئوں کو اس موقع پر بیشتر کے جانے والے حضرت مولانا مظلہ کے
مقابل پڑھنا اشیاق ہو گا، مولانا بابا ابو الحسن علی یار شاہ مظلہ کے
(ادارہ)

حضرات!

میں سے بیچے آپ کی اس عزت افزائی کا شکری ادا کرتا ہوں کہ آپ نے
ایک ایسی موقوفہ جلسیں شرکت و خطاب کی دعوت دی جو ایک نکارانگی و خیال افروز
موضع "اسلام اور بُرخ" پر فکر و بحث کے لئے دنیا کی مشہور قبیم و موقوفہ انشا کو
آگسٹو ڈی نیویورکی کے زیر سایہ اور یہاں میں منعقد ہو رہی ہے میں خاص طور پر
ڈاکٹر ڈی جی براؤننگ (DR. D. G. BROWNING) اور ان کے رفقاء کا
شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسے اچھے موقع پر یاد کیا، اور اتنے دانشوروں
فضلعلاء و عزیزی طلباء سے ملے کا موقع فراہم کیا۔

حضرات!

مغربی اقوام اور حمالک ہیں سسی قوم اور ملک کا اسلامی دنیا سے اخواریں
صدی عیسیوی کے اداخی میں سب سے پہلے واسطہ پر، وہ برتائی نہما، مغربی تہذیب
مغربی تعلیم اور سائنس اور مکانیکی کے اولین نقیب و علمی ارادہ اور اس کی افادیت
و طاقت کے اولین ظہر و نمونہ کی جیشیت سے اس نے متفہ سلم ملک ایضاً مخصوص
ہندوستان کے تھی، بخت اور مصروف ایک طویل مدت گذاری (اس نیا کی نویت
اور اس کے اخلاقی و سیاسی پہلو سے اس وقت بحث کا موقع نہیں) علی وغایانی
طور پر یہ بات بالکل قریب قیاس تھی کہ اس کو اپنی ان فوایدیات کے ساتھ طاقتور
زندہ اور عقولِ ذہبی مطالعہ اور اس کی روح کو تحفے سے بھری دل پر یہی تجھے
ماضی میں (کئی ہزار برس کی طویل مدت کے اندر جس کی تائیخ معلوم ہے) دنیا میں
سب سے پرانی اقلیبی کردار ادا کیا ہے اور تہذیب و معاشرہ اسی پر بے کہا اور
دیبا ایڑڈا لے، اور یہ کہتے ہو گا کہ اس نے انسانی تہذیب اور اعلیٰ تدریب
کو کفر فراہم نہیں کیا، اور ان کو زندگی کی ایک نئی اور طویل قسط عطا کی،

وہ ایک ایسی تحریت و طاقت کو وجود میں لے آیا جو خوبی، طاقتوں اور شر سے
بنجہ آنائی کی صلاحیت اور حوصلہ رکھتی تھی، اور اس کو اپنی پیدائش کا مقصد
سمجھتی تھی اس نے زمان کی کلائی نوٹے کے بجائے (جیسا کہ بعض بھرپوری اسکری
طاقتوں اور جاری قیادوں نے کیا تھا) زمان کی کلائی موڑ دی اور تباہ کی دھارا
بدل دیا اس کی منتوں اور قریباً یوں کے سایہ میں تہذیب انسان کو اگے کا سفر

کرنا ز صرف ملک بنکار اسی ہر قتل اول (HERACLIUS) —
(۶۱۰-۶۲۸) اور شاهزادی خسرو ورد (MAMUM) —
کو دھک لکھے ہیں ان کو توحید اور دین کی کلی ہوئی دعوت اور جدوجہد
نے عقدہ تھی کہ اسی عالمگیری شاعت کی جس کی شاخ بھلپور اسی ملک میں نہیں ہے۔
اول الذکر (قیصر روم) کو قربانی کی آئیت کھی:

١٩٨٧

فیلم سینما

تَفْسِيرُ سُورَةِ تَكْوِينٍ

وَإِذَا النُّفُوسُ سُرْجَتْ
أَوْ رَجَبَ روْحِيْس (بدنون) سے ملادیں جائیں
یہ بعثت (یعنی مرنے کے بعد) اُنھیں الٰہا پہلا
مرحلہ ہے جو اس سے قبل مذکور ان واقعات
کے بعد پیش آئے گا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے
سورہ تکویر میں پہلے بیان فرمایا۔ جب جانیں
جسم سے دور ہونے کے بعد بھراں میں وہیں
آجائیں گی اور حساب و جواب دیں کے لئے دوسری
زندگی ملے گی، زوجت کے معنی یہ ہیں کہ ہر جان
اپنی شکل و حجم سے مل جائے گی (یعنی)، اس میں

دبارہ واپس ہو جائے کل: نفس سے مراد انسان ہوتا ہے اور کبھی اس کے معنی روح کے ہوتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر انسان جہنم جنہیں کی شکل میں اور جنت جنتیں کی شکل میں جی اٹھے گا۔

زوجت کے معنی یہ کبھی بیان کئے گئے ہیں کہ رو میں جو دنیا کی موت کے باعث اپنے جسموں سے جدا ہو گئی تھیں وہ دبارہ ان میں واپس آجائیں گی۔ یہی آخرت (یعنی دبارہ جی اٹھنے)

لی زندگی ہے۔ آیت کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ طبعی موت کے بعد سے معاد تک رو جیں باقی نہیں۔ حضرت نعیان بن بشیر سے رد اٹ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "وَإِذَا النُّفُوسُ زُوْجَتْ" کا مطلب یہ ہے کہ ایک قبائل و کردار کے لوگ الگ جمع کر دیے جائیں گے، یعنی جنکے بیسے اعمال ہوں گے اب سے ہی لوگوں کے ساتھ ان کو جمع کرنے والے کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے جس

کنتم از وجہ للاٰہ فاصحاب الیمنہ ما
اصحاب الیمنہ واصحاب المشہد ما
اصحاب المشہد وال سابقون الساقو
اور تم لوگ تھیں قسم ہو جاؤ۔ تو دا بنے ہاتھ والے
(سبیان اللہ) دا بنے ہاتھ والے کی (دہی چیزیں)
ہیں اور بائیس ہاتھ والے (افسوس) بائیس ہاتھ
والے کی (اگر فقار عذاب) ہیں۔ اور جو آگے
بڑھ والے ہیں (ان کا کیا کیا) وہ آگے ہی
بڑھ والے ہیں۔

آپ نے فرمایا، یہ ہیں ہم مثل وہ عمل ہے

خلیفہ عباسی مستعمم اس برقان نے ہو گیا کہ بعد ازاں
 ہفت باریں رہتے۔ وہ اس کے لئے کافی قرار
 پایا۔ لیکن بازی دین مراد غماقی خلیفہ کی بہت
 بندھی کر اس نے فرانس کے ایک فائدہ کور
 کرنے ہوئے یہ تاریخی کلمات کہئے "میر ہمیں
 اجازت دیتا ہوں کہ اخلاص کے ساتھ فر
 کھاؤ اور دوبارہ مجھ سے جنگ کرو کیونکہ
 میرا محظوظ مسئلہ پورے یورپ سے جنگ
 پھر اس پر غلبہ کا حصول ہے۔ باہر بڑا شمنو
 پر بکل بن کر گرتا اور یورپ کے متعدد
 شکروں پر غالب آ جاتا۔ ایک مرتبہ سامان
 سلیم نے کہہ ارض کے نقش کا جائزہ لی۔ اور
 اس کو حیرت کر کر توجہ سے یہ کہہ ٹرا کیا:
 زمین ایک ہی حاکم کے لئے کافی ہے۔ اک
 منباں کے بعد یہ بچھنا چاہتے ہیں، کہ
 ترقی پافت وہ ہے جو یورپ پر غالب
 آ جائے۔ کہہ ارض اس کی بہت کے ساتھ
 خلک ہو جائے، یادہ شخص ہو یورپ کے فاٹ
 میں چلے اور یورپ کی اتباع کرے اور
 اس سے سہما رہے۔ اور وہ اس چھوڑ
 ملک پر بھی آزادی کے ساتھ حکومت نہ کر
 جو کہ حکومت غماقی کے ایک محبوٹے ہے۔
 حصہ کے برادر ہے اور جس نے اپنی حفاظت
 و تربیت اور اپنی عقلی نشوونما کے لئے اپنے
 ساری زمدادی دوسروں کو سونپ دی
 ہو۔ مغرب کے پروردہ مصطفیٰ کمال زندگی
 کے نقش قدم پر چلنے والی موجودہ انقلاب
 قیادتوں کا طرزِ عمل غواام اور ملک کے۔
 بچوں جیسا ہے اس کے قائدین کے مدد
 ایسی باتیں نکلتی اور ایسے تھرفاں مغلیہ
 آتے ہیں جو کہ بچوں کی زبان سے نکلتے ہیں
 ووگوں نے مغرب پرست کے کندھوں کا سر
 بیا تو مغربی ہو گئے لیکن ان کے حصہ میں
 بجاے مغربیت کے غربت آجھی۔ وہ غریب
 اجھی ہو گئے۔ وہ اب مسلکیوں و تیموریوں
 کی طرف زندگی گذار نے پر محیور ہیں۔ اور
 یہ تیمی سارے ہو، وہ عزت کی زندگی، اس
 وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب وہ اپنے
 پیروں پر کھڑے ہوں اپنے دردناک اور زندگی
 کے تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اسلام
 نسبت پر فخر کریں اور اس نسبت پر اپنے
 قوم کو منسی کریں اور اس کے اتفاقوں
 مطابق زندگی کی تسلیم فریں۔ یہ اس
 کامزمان دینی و دعوتی ہے۔ سامت لی
 دین نے دیو و جو درمیں اسکی ہے۔ یہ
 دل پیش کریں تاریخ کو بلا سبق ہے۔ کہ یہاں
 بنی سے سرپت و مشرد ہوئے ہیں اور اس
 بمارا انجام دلت و رسوانی اور خاصیتی ہے

چکاریاں بھڑک اٹھیں اور اس نے محل کے
 اس سیل روایا کے روکنے کا حرم کریا جو شام
 کے بعد مغرب میں لارہا تھا۔ بالآخر اس بندھ
 بہت قائد نے فلسطینیوں کے ٹھیں جا لوٹ
 ہیں مغلوں کے شیرازہ کو منتظر کیا ہے۔ اور
 پہلی مرتبہ مغل فوجی طور پر ناکام ہوئے۔ لیکن
 اس قائد "الملک النظاہر" کو اس فوجی کامیابی
 بر اس وقت تک اطمینان ہیں ہوا جب تک کہ
 محل کا باقی راندہ خطہ مغل ہیں گیا۔ اور اسکا
 سب سے بہترین طریقہ اسلام کی فتح سے
 بہر یابی ہی۔ چنانچہ اسلام کی دعوت کا کام شروع
 ہوا۔ جس کے نتیجے میں اسلام کے دائرہ میں
 جنگ جاتی ہیں دا خل ہوئیں اور یہ خطہ رفتہ
 ختم ہو گی۔ الملک النظاہر کا اپنے ملک کے
 علماء سے بڑا اگہر اعلان تھا۔ اسی وجہ سے
 اس کے ہاتھ سے وہ کام انجام بندیر ہوا جو
 خلافت عبادی سے بھی نہ ہو سکا۔ اور اس نے
 ایسا نارجی کا رنام انجام دیا جس کے ساتھ
 بڑے بڑے فاتحین احترام سے مجھک جاتے
 ہیں۔

خلافت عبادی جو مغرب و مشرق کے بڑے
 علاقوں پر قائم تھی اس کے باقی عثمانی اول کو
 علماء و ائمہ کی قربت، اداروں اور مدارس
 کے قیام سے خاصی دل بھی پھی اور بذات
 خود بادشاہ نے اپنے زمانہ کے ایک بڑے
 عالم کی بیٹی سے نادی تھیں اس لئے کی تاکہ
 اس کی نسل میں دین کے اثرات محفوظ ہوں گے
 اس کی زندگی بڑی متفہشانہ تھی۔ اس نے
 اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے اور ان کو
 دین کی اتباع، علماء کے احترام، رعایا پر
 شفقت اور جہاد کی وصیت کی اور مان
 نے اپنے والد کی وصیت پر عمل کی۔ اس کا
 بھی علاوہ تہران کا وہا۔ ایسے ہی مراد
 نافی بڑا مشقی اور حسن سلوک کرنے والا تھا
 اس کا فتح کر دشہ، مسجد، خانقاہ۔ اور
 عبادت کا ہوں سے آباد رہتا۔ اسی طرح
 بازیزید اثنا فی ایں محمد رہمنان کے آفری غنیمہ
 میں عبادت کے لئے مسونی انتیار کر کے
 خلوت نہیں ہو جانا۔ سلطان سلیم دین کا احرا
 اور علیا، کی خدمت کرتا جب اسے جام
 الملک النظاہر کے خطبے مالک الحرمین کے
 لقب سے پکارا تو اس نے ناکو از نظاہر کی
 اور کہا ہیں اس کو اپنے لئے باعث فرج گھمتا
 ہوں کہ مجھے حمیڈ کا خادم کہا جائے۔ جب
 اس نے قاہرہ کی زیارت کی تو جام مسجد کا
 رخ کیا۔ پھر خس بر تھیں جوں چنانی لو اٹھا
 زمین پر سر بجود ہوئی اور پہنائی کو فرش
 سے رکھ لیتیں۔ اسیوں سے خدا کہا۔

اسکی تعدادوں کی منابوں سے تاریخ اسلام
 پر بہت سے بھلکے ہے کہنا بے جان ہو گا کہ اسلامی
 حکومت کی طاقت کا مرتع دیندار طبقہ اور
 اس کے بہتر اقدامات تھے، حکام کی دین
 سے وابستہ شریعت کا احترام اس کی نشوونی
 اشاعت ان کی دینی فیضت اور اسلام سے
 ان کا مضمون و اثاثہ رشتہ اسلامی حکومت
 کی تقویت کے سامان تھے، ہندوستان
 کی اسلامی تاریخ اور اس کے استحکام سے
 ہم بہت سی منابوں پر بیش کر سکتے ہیں، ہندوستان
 کی تاریخ اس حقیقت کی غازی سے کوئی مدد
 رہا ہے بلکہ جماعتیں فوجی جمادات میں ان کا
 ہاتھ بٹاتی تھیں ان کے فوجی ساموں میں شتر
 ہوتے تھیں اور اپنی دعوت و تربیت کے ذریعے
 ان کا رروائیوں کے ناتھ و نمرات کے
 رسوخ و پھیلاؤ پر اپنی قوتوں صرف کرتیں
 ہندوستان میں اسلامی حکومت کو استحکام
 اسی وقت حاصل ہوا جب کریم معین الدین
 چشتی نے یہاں اقامت اختیار کر لیا۔ یہاں
 پر شیعہ میں الدین چشتی کا وجود اسلامی حکومت
 کی تقویت و مضبوطی کا مرکز تھا۔

حکومت عبادی کا آخری خلیف مستعمم
 بھاہاتاناریوں کے سلسلے میں جب کسی نے
 کارروائی کی طرف اس کی توجہ دلائی تو
 اس کی زبان سے بے ساختہ الفاظ
 جہاں تک بغاہ کا فعلق ہے تو وہ میرے
 لئے کافی ہیں جب میں باقی ملکوں سے دستدار
 ہو جاؤں گے جا لائے مغل بغاہ دیمرے
 لئے مجبور ہوں گے جا لائے مغل فوجیں اس
 وقت بخراسان کی سرحد پر پہنچ جکل تھیں
 جنانچہ جب بلاکو کے لشکر نے آگہرا تو خلیف
 قیمتی بڑا یا دستی الف لے کر روانہ ہوا۔ لیکن
 یہ تمام تھی اسی غیر مخدود نہایت ہوئے بلاکو
 نے میں اپل دیوال اسے موت کے لکھا۔
 تاریخ اور اس کی فوج نے بغاہ دیں دھن
 ہو کر وہ خون رنگنے لی جس کی رنگ میں نظر
 ہیں ملتی۔ اور اس کے بعد خلافت عبادی کا
 چڑھنے کی ہو گیا۔ مزید مغل فوجیں شام کی
 طرف پڑھیں اور مسلمانوں کے دردی کے
 ساتھ قتل عام ہی اسی وجہ سے تھیں کہ ایسی طاقت کا
 مترادف مان لیا گی جھیں کوئی نہ سکتے۔ میں
 دے سکتا۔ یہ کہ طرف تو یہ حال تھا۔ دوسری
 طرف مغربی پاک ڈور یاک ایسے رجنما کے
 ہاتھ میں آتی ہے جس کو تعلق تلوذیں اور اس کے
 خاندان سے تھا اور نے آزاد اعرابی و مسلم بلکہ
 دد فلام ہے تھا۔ میں زندگی سے بُر، بلند ہے تھا۔
 خدا کے وعدہ پر قیمتی کی دولت سے مالا مال
 اس کی فوجیت جو شیعہ میں اتنی ہے۔ عزم دلوں اور

جس کو ہم حکومت ہنڑا یہ کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ ایک عرصہ دراز تک ایشیا، افریقہ اور یورپ پر سایہ گھن رہی۔ اس حکومت کے پانیوں کا تعلق جنگ جو قبائل سے تھا وہ ایشیا تک کچک میں اقامت گزیں تھے انہوں نے اپنی زندگی کا آغاز وحشی قبائل کی طرح بوٹ مار، قتل و غارت گھری سے کیا ان کا دلچسپ تنفس بوٹ مار، رہبری اور قتل و غارتی تھا۔ وہ تہذیب کے اصول و نیاد سے باتا تھے۔ لیکن جب انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس کی اور اسلام سے تعلق کی بنا پر اپس میں مشتمل ہو گئے تو ہبھڑہ ایسی قوت میں تبدیل ہو گئے جس نے دنیا کا رح موڑ دیا۔ یورپ کی متعدد فاقہ سے بکری اور کامیابی و کامرانی سے ہم کن رہ ہوئے۔ لیکن یہ تمام کچھ دعوتی ذمہ داری کی ادائیگی دین کے تقاضوں کی پایندگی اور علما کے فتویٰ و تربیت پر عمل درآمد سے انجام پذیر ہوا۔ جیبل پیغمبر اپنی کتاب "فلسفہ تاریخ عنیافی" میں رقم طراز میں ہے: جب آل عنیان کی حکومت وجود میں آئی، اس وقت ترک نے نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ عرب اور ان کے علاوہ دیگر اسلامی قبائل کے دلوں میں تہذیب و تجدید کے اندر سے دینی شعلہ باند بڑ رہا تھا۔ اسی وقت ترکوں کے دلوں میں پیشعلہ کر دیں گے رہا تھا۔ اور ان کو عہد اول کے عربوں کے ردیل کی آدائیگی اور اسی نیائند کی طرف کتاب کشاں نے جا رہا تھا۔ اسی لئے جب آل عنیان فتح درفتح شریعت کی پابندی اور اس کی توقیر و تعظیم کے دو شیوں بدوش اس روں کی انجام دیجی میں معروف تھے تو اس وقت شریعت اور اہل شریعت کو ان کی حکومت کی تحریر و تقدیم میں بڑا مقام حاصل ہوا۔ عنیافی حکومت اپنے عہد پا سیس میں یورپے طور پر علارک پابندی کے مطالوں سے یہ حقیقت واثک کا ہو جاتی ہے کہ جس حاکم خاندان سے کوئی تاریخ دو روں والبست رہا ہے اس کا شعار دین اور علمائے دین کا احترام رہا ہے، حکومت اسلامیہ کی روشنی کی درستی میں دین اور طبقہ کے ایسے اقدامات و بدایات سامنے آتی ہیں جنہوں نے تاریخ کا دھھار ابدال دیا۔ حکومت کی مضبوطی، وسعت و پھیلاؤ اور استحکام میں ہمارے کی بدایت و تعاون کو ہٹا دھھل رہا ہے۔ دیندار طبقہ اور حکام کو دیا

ل اور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
قربانی کرتے تھے، لیکن ملود ناہیے
کے پہلے آپ اپنی جانب سے قربانی
اپنے داعجہ کو ادا کریں، لیکن
وجود داعجہ، ہونے کے اپنی جانب
ل کرنے کی بجائے اپنے مرجم والد
والدہ کی جانب سے قربانی کرتے
اسی کو بہتر سمجھتے ہیں حالانکہ درست
مرحومین کی جانب سے قربانی کرنا
ہے اور صاحب استطاعت حضرت
جانب سے قربانی کرنا واحد ہے۔

خراں کے درمیان گوشت کی تقسیم میں احتیا
سے کام لینا چاہیے۔ اندازے سے تقسیم ن
کریں ورنہ گناہ ہو گا۔ جانے بھیں میں سات
شخص شرک کے ہو سکتے ہیں اور بکرے بکری
میں صرف ایک شخص۔ مالدار حضرات اپنے
بچوں اور عزیز دل خصوصاً مرحم والدین
اور بزرگوں کی طرف سے بھی قربانی کر دیں
ذبیحہت بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی جانب سے قربانی کرنا امتی کے
لئے ہنایت سعادت اور خوش نصیبی کی بات
ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سمول تھا کہ

عشرہ ذی الحجه اور اُس کی فضیلت

ذی الحجه کے دس دن اجر و ثواب کے
 دن ہیں، یہ دن بڑے غطیم اشان ہیں، انکی
 فضیلت و اجر بھی بد شمار ہے، جس نے ان
 دنوں میں یہیک اعمال کے ادران کی قدر کی
 ان کے اجر و ثواب اندکا میابی کا اندازہ نہیں
 کیا جا سکتا، لہذا ہم کو چاہیئے کہ ان دنوں
 کی خیر و برکت سے دامن مراد بھرنے میں
 ذرا بھی کوتا بی نہ کریں کیا خیر کہ آئندہ یہ
 دن ہم کو ملتے ہیں یا ہم پیوند خاک ہوتے
 ہیں۔ اشتعال فرماتا ہے:-
"اذکر رَبَّكَ اللَّهَ فِي أَيَّامِ مُعْلَمَاتٍ"
 (سورة البقرہ ۲۰۳)
 ، (ان چند دنوں اشرک کا خوب ذکر کرو)۔
 حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
 ان دس دنوں سے بڑھ کر کوئی اور دن نہیں
 جن میں اشتعال کو عمل صالح اتنا محظوظ
 و پسند ہو جانا ان دس دنوں میں، صحابہؓ
 کرام نے عرض کیا اشرک کے نبی اجداد کی؟
 آپؓ نے فرمایا، یاں جماد بھی سوائے اس
 شفاف، کے کہ جو اپنا مال جان اور اولاد
 سب کچھ لے کر حجاء کے لئے نکلا ہو پھر

پڑھی۔ (متفق علیہ)
 ان دونوں میں تیسوں بیواؤں،
 فقراء و مساکین اور اعزہ کے حالات
 معلوم کرنا چاہیے اور ان کی اعانت کرنے
 چاہیے، خصوصاً يوم عزفہ کو صدقہ و خیرات
 کا زیادہ انتہام کرنا چاہیے، توبہ و استغفار
 اور درود شریف میں مشغول رہنا چاہیے۔
 تکبیر و تسبیح لا الہ الا اللہ اور لا
 حول ولا قوۃ الا برابر ورد کرتے
 رہنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مردی
 ہے کہ ہر رات کو تین بار آسمان کے دروازے
 کھلتے ہیں اور حجرات کو پانچ مرتب کھلتے
 ہیں اور عزفہ کی رات تو مرتب کھلتے ہیں۔
 ابن رجبؓ نے ابن عزفہ سے روایت
 کیا ہے کہ جب عزفہ کی شام ہوئی ہے تو
 جس کے دل میں ایک ذرہ بھی ایمان ہوتا
 ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، صحابہؓ کرام
 نے پوچھا اشرک کے نبی عرفات میں دعویٰ
 کرنے والوں کی مغفرت ہو جاتی ہے یا
 سب لوگوں کی؟ آپؓ نے جواب میں
 فرمایا بلکہ سب لوگوں کی اعرفات میں
 ہوں یا بغیر ہوں، مغفرت ہو جاتی ہے۔
 (ماخوذ)

میں، اس کو روزہ اور ذکر دعیا بارت
 میں گزارتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا:
 میں ابید کرتا ہوں کہ جس نے یوم عزفہ
 کا روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ایک
 سال آگے اور ایک سال پیچے کے گناہ
 سوانح فرمادیں گے۔
 بعض علماء نے اسے الاتہ
 سے استبطاط کیا ہے کہ جس نے عزفہ کا روزہ
 رکھا اگلے سال اس کی موت نہ ہوگی۔
 حضرت عزفہ سے یوم عزفہ کے روزہ
 سے سعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا، یہ
 لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود
 میں اس کو دو سال کے روزہ کے برابر سمجھتے
 تھے جس طرح یوم عزفہ کا روزہ مستحب ہے
 اسی طرح عزفہ کی فہرستے ایام نشرین کی
 آخری تاریخ کی عصر تک بزرگ ناز کے
 بعد تکبیر کیا مستحب ہے، شروع خانہ، اتنے
 سب کا بھی ملک ہے، ابتداء شروع کے
 پہلے نوائل کے بعد بھی تکبیر مستحب ہے،
 لیکن مالکبیر کے نزدیک عین کی ظہر سے پیکر
 جو تھے دن کی صبح تک کھے گا، اس پر رب

A black and white photograph capturing a portion of a traditional Chinese architectural complex. The focus is on a building with a highly detailed, multi-tiered roof featuring intricate carvings. Below the roofline, several columns support a balcony or overhang. To the right, another building is visible with a similar style. The foreground is filled with dense foliage and trees, partially obscuring the base of the buildings. The overall atmosphere is one of historical significance and architectural beauty.

آپ نے فرمایا قربانی کے جائزوں کو خوب سوچا
کہ دیکھنے کے دل قیامت کے دن پل صراط پر ہے
تھاری سواریاں ہوں گے۔

قربانی کے جائز میں عیب نہ ہونے
چاہئیں۔ اگر وہ اندر ھایا ایک آنکھ کا ہے یا
اس کا ایک سینگ ٹوٹا ہوا ہے یاد مکی ہوئی
ہے یا ایک لان ٹٹا ہوا ہے یا ان اعضا میں
سے کوئی ایک عضو تھا اُن ٹوٹا یا ٹٹا ہوا ہے یا
ایک یا دوں اس طرح ٹوٹا ہوا ہے کہ اس کو

زمیں پر رکھ کر نہیں چلتا۔ یا اتنا دُ جلا اور
مگر زور ہے کہ ہڈیوں کا گودا بھی لچکل گیا ہے
تو قربانی درست نہ ہو گی۔ جسجا فور کے اندر
دامت نُٹے ہونے یعنی اس کی بھی قربانی نہ
ہو گی البتہ یہ عیوب اگر خریدنے کے بعد پیدا
ہوئے تو مالدار شخص دوسرا جا نہ رخیدے اور
غیرہ اسی کو ذبح کر دے۔ قربانی کے جا فور
کی کھال یا اس کو بیچ کر اس کی قیمت صد روپے
یکن اگر کھال خود استعمال میں لے آئے تب
بھی درست ہے البتہ بیچ کر قیمت استعمال کرنا

درست نہیں۔ اسی طرح اس کی رسی وغیرہ بھی
صدقہ کر دیجئے۔ قربانی کا گوشت خود کھائیے
دوسروں کو کھلانے اور اگر ایک تہائی گوشت
غزباد کو صدقہ کر دیجئے تو بہتر ہے۔ اپنی قربانی
خود ذبح کرنا بہتر ہے۔ ذبح سے پہلے یہ دعا

بِرَحْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنِّي صَافِعٌ وَنَسِكٌ
وَمَحْيَايٍ وَمَمَاتٍ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا
شَرِيكَ لَهُ دِبَّازٌ وَامْرَتْ وَإِنَا

اول المسلمین، اللهم منك و لك.
اس کے بعد بسم الله الرحمن الرحيم
زکر کیجئے اور زکر کے بعد یہ دعا پڑھئے ،
اللهم تقبله مني كما ذاقت
حبیث خمید و خلیل ابراهیم
لَا كَفُورٌ

علیہما الصلاۃ والسلام۔ یعنی اس
کوئی شخص خود ذنک نہیں کر سکت ا تو دوسرے
کے ذنک کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔
دوسرا شخص المذہم تقبل منی میں منی
کے بجا ہے متن فلاف یعنی اس کا نام ہے
شلاؤ من زید وغیرہ۔ اور اگر بھی نہیں،
اوٹ وغیرہ کوئی بڑا جائز ذنک کیا ہر تو
م۔ کو۔ تمام شکار کے نام نہ اس سے

حق ادا کیا، اس کی شبادت تاریخ کے ہر صفحو پر ثبت ہے
آپ کا ذوق حالعی علی اور تحقیق تھا۔ لیکن اس
کے باوجود آپ نے ہندوستان کی مختلف اسلامی
فلی اور سماں فخر بھویں میں حصہ لی، اور ہر جگہ بیش
بیش رہے۔ علام اقبال نے آپ کو علوم اسلامیہ
کی ہوئے شیر کافر کا دبکا بے۔ آپ کی تصنیفات
تحقیق کا نام در نمونہ دیں، ہر ٹرے مصنف کی جائزیت
علم و تحقیق کی ایک سلط پر نہیں ہوتی، لیکن علامہ مسید
سیمان ندوی کی خصوصیت ہے کہ آپ کی ہر
تعزیف، اہم اور علم و تحقیق کا اعلیٰ نمونہ ہے آپ

کی تصنیف سیرہ النبی اس طرح اسلامیات پر
انسانیکلوبیڈ یا کی جنیت رکھنی بے جس طرح امام
غزالی اجیا، الحلوم، سیرت کے موضوع پر آپ
کی ایک دوسری تصنیف "خطبات مدراسہ" سے
ادبیات پر آپ کی کتاب "النجیام" ہے جو اپنے موضوع
پر آخری لڑی کی جنیت رکھنی ہے۔
آخریں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسن ندو
نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ علام سید
سیلان نددی کی سب سے بڑی خصوصیت
جماعیت اور امتدادی ہے، یہ وہ خصوصیت ہے
جس کی نتائج پر آپ اتنے دوسرے معاصم علماء سے

فائق نظر آرتے ہیں۔
مولانا نے فرمایا کہ یہ موضوع بہت اہم اور وسیع
ہے، اس کے لئے غصہ و مغرب کے درمیان کا
تلگ وقت ناکافی ہے، میں اس مجلس کے ذمہ دار
ت درخواست کر دوں گا کہ وہ اس موضوع پر دوسری
جلسوں کی دلیل سے وقت میں منعقد کر دیں۔ اس کے
بعد، مجلس کا اختتامیہ جمیگی

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اردو
اخبار "تعمیر حیات" کا مطالعہ
کیجئے اور اس کی توسعہ اشتات
میں حصہ لے کے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سوال ۱ اگر مقتدیوں کے مابین
تعین رکعت میں اختلاف ہو جائے تو کس فریض کا
قول معتبر ہو گا؟

جواب : اگر مقتدیوں کے مابین تعین
رکعت میں اختلاف ہو جائے تو جس فریض کے ساتھ
امام ہو گا، اس فریض کا قول معتبر ہو گا خواہ امام کے
ساتھ ایک بھی مقتدی یکوں نہ ہو۔

کی وجہ سے اہل محدث کے لئے تنگ ہے۔ اور
بڑ دس کی وجہ پر کہ مسجد کو اپنے گھر میں شامل کر کے
و دوسری کشادہ جگہ اہل محدث کو مسجد کے لئے ریدے
تو ایسا اکرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب : ایسا کرنا بازار نہیں ہے۔
عالیٰ تکریبی میں ہے و لو کافی مسجد
فی محلہ صناقیے علی اہلہ لا

ولما اختلف القوم قال بعضهم مثل
ذلك قال بعضهم مثل أربعاء لأنما
م أحد الفريقيات يوحننا يقول
الإمام و ابن حات معه واحد
(فتوى عالميترن. جلد اول. م ١٣٩).

سوال : اگر کوئی شخص سبی کے مقابلے میں بھی خود کو مدد کرنا نہیں اس کی تقدیم کی کسی نیکی کے مقابلے میں سلام پھیرنے پر معلوم ہو کر دوسرا شخص دامت حرر باتھا تو اس صورت میں تماز درست ہوگی یا نہیں ؟
سوال : کی حرام اشیاء کا استعمال دادا جائز ہے یا نہیں ؟
جواب : حرام اشیاء کا استعمال

جواب: مذکورہ صورت میں امام کا تعین
مردیت کی وجہ سے اس کی نمائاد رست نہیں ہوگی
سوال: اگر مسیوق بھول کر سلام
پھر دے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں؟
جواب: اگر مسیوق امام کے تھے امام
بقیہ حصہ ॥

جواب: المرسوب امام کے تو بیان
کے پہلے جھول کر سلام پھر دے تو اس پر سجدہ سہو
واجب ہیں ہے، اور اگر امام کے سلام پھرنے کے
بعد سلام پھرے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔
انہ لوسلم مع الامام ساہیا
او قبله لا لزن مَدْسُجُود السَّهُو و
ات سلم بعد لا لزن مَكْذُفُ الظَّهِير
سوال: اگر صاف نیقہم کی آنند اکرس
و مسافر کی نیاز تولی یا ہیں ہے۔

جواب: امراءِ حکم اقدام نیت
کرنے کا تو اقتدار کی وجہ سے پیدا کی تھا اس پر ادا کا
ہو جائے گی ہیں قدر کرنے کی صورت میں نماز وحدت
دھونکی۔

سوال: نا ز جنازہ کے بعد میت
کے لئے بطور ایصال ثواب تین بار سورہ انعام
پڑھنا کیساتھ؟

جواب: میت کیست دلکش مقتدی

لیکن عین اقدامات اور بالیسوں
کی تحریکت کی۔ اتنا بھی مرتباً
کوئی اگھا بیویت نہیں تھے کہ دادا
فراہم کر دینا وور دی پڑھتے
کوئی اگھا بیویت نہیں تھے جس فرمودی
کہ اپنے بیوی کو فرمودی
کہ اپنے بیوی کو فرمودی
سوال: ایک مسجد چھوٹی ہوئے

